

تصوف اور غزل

شاہد علی سلیمان شیخ (اسٹڈنٹ پروفیسر)

معین الدین مارٹ کالج آف آرٹس،

نالاسوپارا (مغرب) پال گھر۔

9004408110

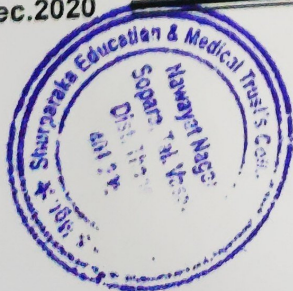
صوفی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب کچھ چھوڑ کر خدا کو لیا ہے۔ (ذنون مصری رحمت اللہ علیہ) صوفی وہ ہوتا ہے جو دونوں جہان میں بجز اللہ و جل کے اور کسی کو نہ دیکھے (شہلی) چنانچہ اس نظریے کے اولین نمونے بھی وہی ہاتے جاتے ہیں۔ جانم کے اشعار ملاحظہ ہوں۔

سب میں تو ڈتا ہے	سب تھے اپت بتا ٹھار
ہراک شے میں دیکھ بچار	مچھ د سے ٹھارے ٹھار
کہے ایک دریا ہے مویاں ہزار	ابلتے ہیں مویاں کے فوجاں ہزار (بحری)
الہی پردہ کثرت اٹھا دے	شراب ساغر وحدت پلا دے (سراج)
ہرز رہ عالم میں ہے خرقہ حقیقی	یوں بوجھ کے بلبل ہوں ہر ایک غنچہ وہاں کا (ولی)
اصل شہود و شاہدہ مشہود ایک ہے	حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں (غاب)
تماشا تے دیرو حرم دیکھتے ہیں	تجھے ہر بہانے سے ہم دیکھتے ہیں (داغ دہلوی)

بقول رشید احمد صدیقی "مغلیہ دور نے ہمیں تین نایاب تحفے دیئے ہیں مرزا غالب، تاج محل، اردو زبان"

غزل کے اشعار کسی تاج محل سے کم نہیں۔ عشق میں غنائیت کا تصور دراصل عشق حقیقی پیدا کردہ ہے۔ انسانی رواداری ہمدردی انسانیت دنیا کی عدم ثباتی جیسی تعلیمات کو شعراء نے اپنے کلام میں پیش کیا ہے۔ تصوف کا بنیادی مقصد تزکیہ نفس اور قرب خدا وندی ہے۔ چنانچہ یہ ہر زمانے میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے۔ قصور عشق نے پناہ وہ بقا تسلیم و رضا صبر و شکر و بجز و وصال معنویت بخشی۔ فارسی شعرا کی روایت سوفٹ ہوگا۔ اردو شعاری کے جگہ فارسی شاعری کے پہلے صوفی شاعر سعد ابو الخیر سے کر سنانی اوحدی عطاریں آپ جیسے عظیم المرتبہ شعرا میں ایک صحت مندر روایت کی بنیاد ڈالی۔

ہندوستان میں اسلام اور صوفیاء کی آمد نے یہاں کی زبان اور تہذیب و ثقافت کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ حضرت داتا گنج بخش ججویری رحمت اللہ علیہ نے سرزمین ہند پر تصوف کی بنیاد ڈالی۔ اور مشرکہ تہذیب کو فروغ ملا۔ تاہم خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ نے بزرگ ہیں۔ جنہوں نے ہندوستانی زبان میں بھی دعوت و تبلیغ کے فرائض انجام دیئے۔ تصوف کے شعرا کے کلام پر جب آغاز نظر



برابر ہے دنیا گود بکھانہ دیکھا
یارب یہ کیا طلسم ہے ادراک و فہم یاں
دوڑے ہزار آپ سے باہر نہ جاسکے

(۴)

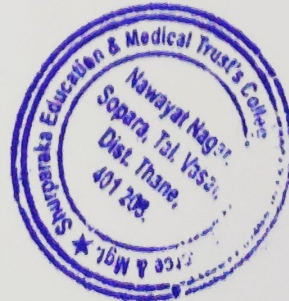
دنیا کی بے ثباتی تصوف حضرات کا این موضوع رہا ہے۔ شاعری میں جا بجا دنیا کی بے ثباتی ناپائیداری کم ظرفی کا ذکر
بھی ان کے کلام کا حصہ ہے۔ شعر ملاحظہ فرمائیں۔۔
عمر دراز مانگ کے لاتے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے
تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا (اکبر الہ آبادی)

تردانی پہنچ ہماری نہ جانیو
دامن چوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں (خواجہ میر درد)
ہر تمنا دل سے رخصت ہوگی
اب تو آجا اب تو غلوت ہوگی (خواجہ عزیز الحسن مجذوب)
کریں ہم کس کی پوجا اور چڑائیں کس کو چندن ہم
صنم ہم دیر ہم بختا نا ہم بت برہمن ہم (میر شمس الدین محمد فیض)
دیا سے موج موج سے دریا جدا نہیں
ہم سے جدا نہیں خدا اور خدا سے ہم (راجہ گردھاری پرشاد باقی)

حوالہ جات :

۱۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی : غزل اور مطالعہ غزل
۲۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی : تصوف اور اصغر گوٹھ دی



Principal
Shurparaka Educational & Medical Trust's
M. B. Harris College of Commerce & Manan
Nallasopara (W), Tal. Vasai, Dist. Palghar